حکومت کے اوصاف اور سربراہ کے فرائض

محدث العصر حضرت علامہ سید محمد یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ

بلاشبہ حکومت اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے، بشرطیکہ حکومت صالح ہو، اور صالح حکومت وہی ہے جو اپنی رعایا کی جان ومال اور عزت وآبرو کی محافظ اور ان کی ضروریاتِ زندگی کی کفیل ہو، جس کے زیرِ سایہ رعیت کا ہر شخص سکون واطمینان کی زندگی بسر کرتا ہو۔ حکمران کے دل میں رعیت سے ہمدردی ومحبت ہو، ملکی ضروریات میں وہ عقل وتدبر اور عاقبت اندیشی سے کام لیتا ہو، قوم وملک کی راحت رسانی کے لیے مضطرب اور بے چین ہو۔ تاجر، زمیندار، مزدور اپنی اپنی جگہ مطمئن ہوں، تجارت وزراعت پیشہ افراد پر ٹیکسوں کا بوجھ اتنا ہو کہ وہ برداشت کرسکیں۔ مظلوم کو ظالم سے نجات حاصل ہو۔ مملکت میں بداخلاقی وبے حیائی کے پھیلاؤ کو روکنے کے لیے مؤثر تدابیر ہوں۔ فساد پیشہ افراد کی کڑی نگرانی ہو، حکام فرضِ منصبی ادا کرتے ہوں اور ان کی کوتاہی پر شدید باز پرس ہو۔ رشوت سے ملک پاک ہو، انصاف وعدل حکومت کے ہر شعبے میں جلوہ گر ہو۔ داخلی نظم ونسق وحفاظت کا نظام بے نظیر ہو، خارجی خطرات اور سرحدوں کی حفاظت کے لیے فوجی نظام قابلِ تعریف ہو۔ حکمران رحم دل ہو، بہادر ہو، مدبر وسیاست دان ہو، قابلِ قدر سیاست سے قوم کی کشتی کو منزلِ مقصود پر پہنچانے کی صلاحیت رکھتا ہو، تباہی وبربادی کی موجوں سے اپنے سفینے کو ساحلِ کامرانی پر صحیح وسلامت پہنچانے کی اہلیت رکھتا ہو۔ ایسی بداخلاقیوں میں مبتلا نہ ہو جن کی وجہ سے رعیت اور قوم کے دلوں میں اس کا وقار نہ رہے، کوئی ایسی حرکت نہ کرے جس سے اس کی عزت قلوب سے نکل جائے۔ الغرض شائستہ سیرت ہو، ملک کا خیرخواہ ہو، مملکت کو ہر طرح بامِ عروج تک پہنچانے کی اہلیت رکھتا ہو، خوش کردار وخوش گفتار ہو، مملکت کو ہر خطرے سے محفوظ رکھنے کا ذمہ دار ہو، عاقل، مدبر اور دور اندیش ہو، بردبار وحلیم ہو، طیش وغضب میں آنے والا نہ ہو۔ بلاشبہ ایسی حکومت رحمت ہے اور اگر حسنِ اتفاق سے کسی اسلامی مملکت کا مسلمان

سربراہ ہو تو ان باتوں کے علاوہ اس کا اہم ترین فرض یہ ہے کہ مسلمان قوم کی قیادت قرآن وسنت اور اسلامی قانون کے مطابق کرے۔

معاشرہ سودی کاروبار سے پاک ہو، زنا وشراب پر پابندی ہو۔ امر بالمعروف ونہی عن المنکر کے لیے محاکم احتساب قائم ہوں، محاکم عدلیہ میں حق تعالیٰ کا قانونِ رحمت جاری ہو۔ شریعتِ اسلامی کے مطابق فیصلے ہوتے ہوں، چوروں، ڈاکوؤں، شراب خوروں اور زناکاروں پر شرعی حدود قائم ہوں۔ ایسا اسلامی نظام وجود میں آئے کہ دنیا کے بعد آخرت کی زندگی میں ہر مسلمان اللہ تعالیٰ کی جنت اور نعمتوں کا مستحق ہوجائے۔ گویا دنیا کے نظام کو درست کرنے میں کافر ومسلمان دونوں برابر کی حیثیت رکھتے ہیں۔ البتہ اُخروی نظام کے لیے مسلمان سربراہ کے فرائض زیادہ ہوجاتے ہیں۔ عملی فتنوں سے مملکت کو بچانے کی تدبیر میں کوئی تقصیر نہ ہو۔ اسی طرح علمی فتنوں سے دینِ اسلام کی حفاظت کی مؤثر تدبیریں اختیار کرے۔ تعلیم کی بنیاد دین پر ہو اور اسلام کی حفاظت کے ساتھ جدید علوم جو نافع سے نافع تر ہوں، ان کی تعلیم کا انتظام ہو۔ غرض یہ کہ مسلمان حکمران کا فرضِ منصبی جس طرح دنیا کو درست کرنا ہے، ٹھیک اسی طرح آخرت کی زندگی درست کرنے کی تدبیریں بھی اس کے ذمے ہیں۔ یہ وہ نظام ہے جس کو اسلام نے ''السلطان ظل اللّٰہ في الأرض من أکرمہ أکرمہ اللّٰہ ومن أھانہ أھانہ اللّٰہ.'' (شعب الایمان للبیہقی) کے منصبِ عالی پر پہنچا دیا، اور جس کو آسمانی وحی نے ''أَطِيعُوا اللّٰهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ'' (النساء:۵۹) کے بعد ''وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ'' فرماکر اعلیٰ ترین منصب عطا فرمادیا۔ اس وقت علمی انداز سے علماءِ نفسیات یا علماءِ اخلاق نے جو کچھ لکھا ہے، اس کی تفصیل مقصود نہیں۔ حکماء وفلاسفہ نے جو کچھ لکھا ہے، یا ابن خلدونؒ، جلال الدین دوانیؒ اور شاہ ولی اللہ دہلویؒ نے جو کچھ لکھا ہے ان باتوں کو لکھنا منظور نہیں:

چہ نسبت خاک را با عالمِ پاک

یہاں تو اقتدار کی ہوس ہے، جس کی لاٹھی اس کی بھینس کا قصہ ہے، نہ صفاتِ عالیہ کی بحث ہے، نہ کمالات کا ذکر ہے۔ اس ملک کی تاریخ اور دورِ حاضر کے دیگر ملکوں کی تاریخ خواہ اسلامی حکومتیں ہوں یا غیر اسلامی ہوں، ایشیائی مملکتیں ہوں یا یورپی، دیکھ کر عبرت ہی عبرت ہوتی ہے۔ دنیا میں کتنا بڑا زوال آ گیا، ہر حکمران مسولینی، ہٹلر اور چرچل کی تاریخ دہرانا چاہتا ہے اور ان کے نقشِ قدم پر چلنے کو اپنی اعلیٰ ترین کامیابی سمجھتا ہے۔ یہاں حیا، رحمدلی، انصاف، خوفِ خدا، خوفِ خلقِ خدا کا کیا سوال؟ حدیثِ نبوی میں ''امامِ عادل'' عادل حکمران کا مرتبہ ان سات اشخاص میں ذکر فرمایا ہے جو قیامت کے روز عرش کے سایہ میں ہوں گے:

''عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ''سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ

اللّٰہُ فِيْ ظِلِّہٖ یَوْمَ لَاظِلَّ إِلَّا ظِلُّہُ اَلْإِمَامُ الْعَادِلُ ‘‘ (صحیح البخاری، کتاب الاذان، باب من جلس فی المسجد ینتظر الصلوۃ وفضل المساجد، ج:۱،ص:۹۱، ایضاً کتاب الزکوۃ، باب الصدقۃ بالیمین، ج:۱،ص:۱۹۱، ط: قدیمی)

موجودہ دور کے حکمرانوں کی حالت دیکھ کر ایسا محسوس ہوتا ہے کہ حق تعالیٰ اپنی مخلوق سے ناراض ہوگیا ہے، ان پر بے رحم ظالموں کو مسلط کردیا ہے جن کے سامنے ہوسِ اقتدار کے سوا کوئی اور مسئلہ نہیں۔ حق تعالیٰ نے اس دنیا کے مناصب کو اتنا ذلیل کردیا ہے کہ حافظ شیرازی رحمۃ اللہ علیہ کا مصرع صادق آتا ہے:

طوقِ زریں ہمہ در گردن خری بیتیم

دور جانے کی حاجت نہیں، اپنے بدنصیب ملک کی تاریخ پر ایک نظر ڈالو، یکے بعد دیگرے یہاں کیسے کیسے افراد آئے؟ دیکھیے! اور اپنی قسمت کو رویئے! اللہ تعالیٰ نے عرصہ دراز کی غلامی کے بعد ایک پاکیزہ خطہ عطا فرمایا تھا، تاکہ ہم اپنے وعدوں کو سچ کر دکھاسکیں، لیکن جو کچھ ہوا اور جو کچھ ہورہا ہے آپ کے سامنے ہے۔ بجز حسرت وافسوس اور آہ وبکا اور کیا کرسکتے ہیں؟ اے اللہ! اپنی مخلوق پر رحم فرما، ہمارے اس بگڑے نظام کو تو ہی درست فرماسکتا ہے۔ ہمارے ان حکمرانوں کو عدل وانصاف کے تقاضوں کے مطابق حکومت چلانے کی صحیح اہلیت عطا فرما، تاکہ صحیح معنوں میں یہ حکومت سایۂ رحمت ہو، دین ودنیا کی برکات سے مالامال ہو۔ رعیت وقوم مطمئن اور آسودہ حال ہو، ظاہری وباطنی ترقیات نصیب فرما۔ اعداء اسلام اور کافروں کی ریشہ دوانیوں سے اس مملکت کی حفاظت فرما۔ راعی ورعیت دونوں کو اپنی ربوبیت کریمانہ عادلانہ کا مظہر بنا۔ ایسا نظام مبارک عطا فرما جس کے ذریعہ آخرت وجنت کی نعمتوں کے ہم مستحق بنیں۔ اے اللہ! آپ ہر چیز پر قادر ہیں، ہم عاجز ہیں، تو قادر ہے۔

وصلی اللّٰہ علی سید البریۃ خاتم النبیین محمد وعلی اٰلہٖ وصحبہٖ أجمعین

اعلان

قارئینِ بینات کو مطلع کیا جاتا ہے کہ محرم ۱۴۴۱ھ سے ماہنامہ بینات کا زرِسالانہ مبلغ ۴۵۰ (چارسو پچاس) روپے ہوگا۔ ماہنامہ بینات کے پرانے اور نئے خریدار آئندہ سال کے لیے اسی حساب سے رقم بھجوائیں۔ (ادارہ بینات)